یہ اور اس طرح کے بیسیوں مسائل ہیں جن میں حالی کا فکر سرسید سے بالکل مختلف اور آزاد تھا۔ لائق مصنف نے کتاب کے آخری چار ابواب میں ان کو بڑی تفصیل سے مدلل لکھا ہے اور شروع کے تین ابواب میں افکارِ حالی کے پس منظر کے طور پر برطانوی تسخیر کے اثرات، وہابی تحریک اور سرسید کی تحریک پر مختصر مگر جامع کلام کیا ہے۔ جذبی صاحب اردو زبان کے بلند پایہ اور نامور شاعر ہیں مگر اُن کی اس کتاب کو دیکھکر پہلی مرتبہ یہ اندازہ ہوا کہ وہ شاعر جس مرتبہ کے ہیں اسی مرتبہ کے نثار اور ادیب بھی ہیں، اُن کا طرزِ تحریر شگفتہ، جچا تلا، پُر وقار اور سنجیدہ و متین ہے۔ اس کتاب نے حالی کے افکار پر غور و فکر کی ایک نئی راہ کھولدی ہے۔ آخر میں اس کا اظہار بھی ضروری ہے کہ سنجیدگیِ تحریر کے باوجود بعض جگہ نامناسب الفاظ قلم سے نکل گئے ہیں جن سے مذہب اور اس کی تعلیمات سے متعلق غلط فہمی پیدا ہوسکتی ہے مثلاً ص ۵۴ آخری سطر۔ ص ۵۵ سطر ۴۔ مسلمان ہر حالت میں دین و دنیا کی ہر بات میں شرعی جواز طلب کرتا ہے۔ ص ۵۷ سطر ۲ پر سرسید نے مذہبی تعلیم کو لازمی عنصر اس لئے قرار دیا تھا کہ مسلمان مسلمان رہیں اور مغربی تعلیم کے اثر سے کچھ اور نہ ہوجائیں نہ اس لئے کہ "مسلمانوں کو انگریزی تعلیم حاصل کرنے میں کوئی عذر نہ ہو" پھر اسی صفحہ پر سطر ۱۷۔ ص ۶۰ سطر ۲۰۔ امید ہے کہ اربابِ ذوق اس کے مطالعہ سے شادکام ہوں گے۔

**معارف المشکوٰۃ** - مرتبہ مولانا سید عبدالرؤف عالی تقطیع کلاں۔ کتابت و طباعت بہتر۔ پتہ :- اشاعت منزل دیوبند ضلع سہارنپور۔

مشکوٰۃ حدیث کی مشہور کتاب ہے جو عموماً تمام مدارس عربیہ کے مضامین میں داخل ہے۔ اُس کی مقبولیت اور اہمیت کے باعث مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے اس کا فارسی ترجمہ اشعۃ اللمعات کے نام سے کیا تھا اور اُس کے بعد نواب قطب الدین خاں دہلوی نے اردو ترجمہ مظاہر حق کے نام سے کیا جو صرف ترجمہ نہیں بلکہ ساتھ ساتھ تشریح بھی ہے۔ چونکہ یہ موخر الذکر ترجمہ بہت پُرانا ہے اور اس عرصہ میں زبان اور اسالیبِ بیان میں اس قدر تغیر ہوگیا ہے کہ آج کل کی نئی نسل کے لئے اس کو صبر کے ساتھ پڑھ لینا بھی مشکل ہے اس لئے لائق مرتب نے اصل کتاب کو از سرِ نو اردو کا جامہ پہنانے کا ایک منصوبہ بنایا اور طے یہ کیا کہ ہر ماہ تقریباً سو صفحات پر ایک ایک جز شائع کرتے رہیں گے اور اس طرح پُوری کتاب میں اجزا میں مکمل ہوگی۔ ہر